محترم جناب مصنظر عباسی۔ (مری)

(۱)

جدید زبانوں کے عربی مآخذ

عربی کے بارہ میں خاص معلومات پر مشتمل یہ مضمون اپنی نوعیت کا منفرد مضمون ہے۔ اس لئے کہ اس انداز پر ہمارے ملک میں بہت کم کام ہوا ہے۔ پھر اس سے عربی مدارس سے وابستہ حضرات کو بھی تحقیق کی ترغیب ہوگی۔ اور وہ ایک حد تک جدید زبانوں سے بھی متعارف ہوں گے۔ —— "ادارہ" ——

جدید زبانوں میں بیشمار ایسے کلمات ملتے ہیں۔ جو اصل اور ماخذ کے اعتبار سے عربی ہیں۔

مدد | مدد عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہ اردو فارسی اور ترکی میں براہ راست عربی سے آیا ہے۔ یعنی کسی تبدیلی کے بغیر ان زبانوں میں مستعمل ہے۔

مدد کے لئے جرمنی زبان میں HELFEN ڈچ میں HELPEN انگریزی میں HELP اور اسرانتو میں HELPI ہے۔ جرمنی اور ڈچ میں "EN" اور اسپرانتو میں "I" لاحقے ہیں۔ باقی مادہ جرمنی میں HELF اور دوسری زبانوں میں HELP ہے۔ عربی میں اس کا مآخذ "حلف" ہے۔ جس سے "حلیف" بمعنی ساتھی مددگار معاہد بنا ہے۔

قاعدہ | علم لسانیات کے ماہرین نے اس امر کو بطور قاعدہ تسلیم کیا ہے کہ F (ف) اور P (پ) ایک دوسرے سے تبدیل ہوجانے والے حروف ہیں۔ اس قاعدے کی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے۔ کہ لاطینی زبان میں "بھائی" کا مترادف FRATER ہے۔ جبکہ انگریزی میں BROTHER سنسکرت میں BHRATI اور یونانی میں PHRATER ہے۔ یعنی لاطینی کا F (ف) انگریزی میں B (ب) سنسکرت میں BH (بھ) اور یونانی میں PH (پھ) سے بدل گیا ہے۔ یاد رہے۔

کہ فارسی کا "برادر" اور پنجابی کا "بھرا" اور اردو کا "بھائی" اسی اصل کی شاخیں ہیں۔
اس قاعدے کی مزید تصدیق انگریزی کے کلمہ FATHER (باپ) سے ہوتی ہے۔ جو لاطینی میں PATER یونانی میں PATER اور سنسکرت میں PITRI ہے۔ گویا انگریزی کا F (ف) دوسری زبانوں میں P (پ) سے بدل گیا ہے۔
اسپرانتو جو یورپ کی جدید و قدیم زبانوں کی نمائندہ مصنوعی زبان ہے۔ اس میں "بھائی" کے لئے FRATO اور "باپ" کے لئے PATRO ہے۔ انگریزی میں FRATO اور PATRO کے مشتقات FRATERNAL (برادرانہ) اور PATERNAL (پدری) کی صورت میں ملتے ہیں۔

نتیجہ: اس قاعدے کی رو سے عربی ماخذ "حلف" سے ف ڈچ انگریزی اور اسپرانتو میں پ (P) سے بدل گیا ہے۔ اور جرمنی میں یہ تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ چنانچہ "حلف" کی پوری صورت HELF قائم ہے۔

غلط نظریہ: یورپ کے ماہرین لسانیات کا خیال ہے کہ جرمنی کا HELF اور انگریزی وغیرہ کا HELP سنسکرت کے KALP سے ماخوذ ہے۔
منطقی طور پر یہ ممکن ہے کہ اہل یورپ نے سنسکرت کے KALP کو HELF یا HELP کی صورت میں بدل کر اپنا لیا ہو لیکن قیاس اس امکان کی تائید نہیں کرتا۔ K (ک) کا H (ہ) سے تبدیل ہونا ایک حقیقت ضرور ہے۔ لیکن ح کا H کی صورت میں باقی رہنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ اگر ہم HELF کا ماخذ KALP مان لیں تو ہمیں دو تبدیلیاں ماننی پڑتی ہیں۔ ایک P (پ) کا F (ف) میں تبدیل ہونا اور دوسرے K (ک) کا H (ح) میں تبدیل ہونا، لیکن عربی کو ماخذ مان لیا جائے۔ تو ان تکلفات سے نجات مل جاتی ہے۔ ہم K (ک) کا H (ح) سے تبدیلی کے قاعدے کو مانتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں مانتے کہ یہ قاعدہ جرمنی، ڈچ، انگریزی اور اسپرانتو میں استعمال ہوا ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ سنسکرت کا KALP عربی کے حلف سے بنا ہے۔ اور اس قاعدے کے مطابق بنا ہے کہ عربی کا ح (H) سنسکرت کے K (ک) سے بدل گیا ہے۔

مدد - ۲: مدد کیلئے یورپیائی زبانوں میں ایک دوسرا کلمہ AID ہے جو لاطینی میں AD فرانسیسی میں AIDER سپینش میں AYUDAR پرتگالی میں AJUDAR اور اطالوی میں AIUTARE ہے۔ ان کلمات میں لاحقوں کا استعمال ہوا ہے۔ لاحقوں کے حذف کر دینے کے بعد لاطینی کا مادہ AD رہ جاتا ہے جس کا تلفظ انگریزی میں اَید ہے، جو عربی کے یَد اور اَیْدٌ سے ماخوذ ہے۔ اَیْدٌ اپنی شکل و

صورت اور معانی و مفہوم کے اعتبار سے AID اور AD میں صاف نظر آرہا ہے۔

ہاتھ | مدد کے مفہوم میں ہاتھ کا مفہوم شریک ہے۔ اردو میں "ہاتھ بٹانا" اور فارسی میں "دستگیری" ہاتھ اور مدد کے مشترک مفہوم کی روشن دلیلیں ہیں۔ عربی میں یَد، اَیّد، تائید وغیرہ بھی اسی حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں۔

انگریزی، جرمنی، ڈچ، ڈینش اور سویڈش وغیرہ زبانوں میں ہاتھ کے لئے HAND کا کلمہ مستعمل ہے۔ اگر لسانیات کے عام قاعدے کے مطابق HAND میں H اور N کو زائد تصور کرلیا جائے تو باقی صرف AD رہ جاتا ہے۔ جو عربی کا یَد ہے۔ یاد رہے کہ A حرف الف کی آواز نہیں دیتا ی کی آواز بھی دیتا ہے۔ HAND کا تلفظ ہینڈ ہے۔ جس میں A نے "ے" کی آواز دے رہا ہے۔

قاعدہ | H (ہ) اور A (الف) ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ فارسی میں "است" کی جگہ "ہست" بولتے اور لکھتے ہیں۔ اس قاعدے کی رو سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ HAND میں H A (الف) کی آواز دیتا ہے۔ اور A تو بہرحال "ے" کی آواز دیتا ہے۔ N (نون غنہ) کو زائد تصور کریں تو تلفظ اَید رہ جاتا ہے۔ جس کے بارے میں بتایا جاچکا ہے کہ یہ عربی ہے۔

ہندی اور اردو میں ہاتھ اور ہات استعمال ہوتا ہے جو HAND ہی کی ایک صورت ہے۔ جس میں D (د) کو T (ت) اور TH (تھ) سے بدل دیا گیا ہے۔

"ہاتھ" کو HAND سے ماخوذ بتانے میں یورپ کے ماہرین لسانیات ہمارے ساتھ متفق ہیں وہ مانتے ہیں کہ "ہاتھ" اور HAND ایک ہی ماخذ سے متعلق ہیں۔ اس سے ہمارے اس قول کی تائید ہو جاتی ہے کہ HAND میں N (نون غنہ) زائد ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ زائد نہ ہوتا تو پھر ہاتھ میں بھی اسے ہونا چاہئے تھا۔

قاعدہ | D کا T (ت) اور TH (تھ) سے بدل جانا ایک قاعدہ کی بات ہے۔ لسانیات کے اس قاعدے کو جدید لسانیات کے علماء نے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ انگریزی کا DOOR (دروازہ) یونانی میں THYRA ہے۔ اور سنسکرت کا DAM انگریزی میں TAME (مانوس کرنا) ہے۔

اس قاعدے کی رو سے HAND میں D "تھ" اور "ت" بن گیا ہے۔ اور N (نون غنہ) زائد ہے۔ H اپنی اصل حالت میں باقی ہے۔ اور تلفظ "ہاتھ" اور "ہات" بن گیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہاتھ اور HAND کا ہم ماخذ ہونا جدید لسانیات کے علماء کے ہاں مسلّم ہے۔ بہرحال

دعویٰ صرف یہ ہے کہ HAND عربی کے اَید اور یَد سے ماخوذ ہے۔ اس طرح ہندی اور اردو کا ہاتھ اور ہات بھی عربی الاصل بن جاتا ہے۔

عربی میں ایک لفظ "حات" ہے۔ اس لفظ میں نہ صرف صوری اعتبار سے بلکہ کسی حد تک معنوی اعتبار سے بھی ہاتھ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اس طرح اگر ہم اردو کے ہات اور ہندی کے ہاتھ کو عربی کے ہات سے ماخوذ مان لیں۔ تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ ہاتھ کا ماخذ معلوم ہو جانے کے بعد HAND کے ماخذ کی تلاش ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ "ہاتھ" اور HAND کا ہم ماخذ ہونا سب کے نزدیک مسلم امر ہے۔

قاعدہ: یہ ایک عام اور مانا ہوا قاعدہ ہے۔ کہ جب ایک زبان کا ایک لفظ کسی دوسری زبان میں جاتا ہے۔ تو اپنے جملہ معانی و مطالب اور خواص کے ساتھ نہیں جاتا۔ بلکہ ایک ادنیٰ سے تعلق یا علامت کو ساتھ لیکر جاتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ علامت بھی مفقود ہو جاتی ہے۔

عربی کا لفظ "مسجد" اردو فارسی ترکی ملائی اور انڈونیشیائی زبانوں کے علاوہ یورپ کی زبانوں میں بھی گیا ہے۔ جہاں اسکی صورت MOSQUE ہے۔ لیکن کسی زبان میں بھی یہ لفظ اپنے ان عمومی مطالب و معانی اور خواص کے ساتھ نہیں پایا جاتا جو عربی میں اس سے وابستہ ہیں۔

۲۔ ہاتھ کیلئے یورپ کی جدید زبانوں میں ایک اور لفظ MANO ہے جو سپینش لاطینی اور اسپرانتو میں MANO فرانسیسی میں MAIN اور پرتگالی میں MAO ہے۔ اسکی ایک صورت انگریزی میں موجود ہے۔ MANUEL (دستور العمل) MANUFACTURE (دستکاری) ہمارا خیال ہے کہ یہ لفظ (MANO) بھی عربی سے ماخوذ ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

عربی میں ایک لفظ "انس" ہے جس سے "مونس" اور "مانوس" مشتق ہیں۔ "مونس" اور "مانوس" ہونے کی سب سے زیادہ اور نمایاں صلاحیت انسان میں ہے۔ اس لئے "مانوس" سے مراد انسان ہے۔ مانوس کو اہل ہند نے مانس بنا لیا ہے۔ جس سے "بن مانس" کی ترکیب پیدا کی گئی ہے "بن" (جنگل) مانس (انسان) یعنی جنگلی انسان۔

انسان کیلئے ڈینیش زبان MENNESKE ڈچ زبان میں MENSCH (منش) جرمن میں MENSCH اور انگریزی میں MAN ہے۔ سنسکرت میں یہ لفظ MANAS (مانس) ہے۔ اہل یورپ کی عادت ہے کہ تلفظ کے وقت کلمہ کے آخری حروف کو حذف کر دیتے ہیں۔ اس طرح عربی کا "مانوس" سنسکرت میں مانس بن گیا۔ اور اہل یورپ نے "مانس" کا آخری حرف "س" حذف کر کے مان اور پھر

"الف" کو "ے" سے بدل کر "مین" بنالیا ہے۔ ڈینش میں مانوس کا "س" موجود ہے۔ ڈچ اور جرمن زبانوں میں "س" "سش" (SCH) سے بدل گیا ہے۔ انگریزوں نے بالکل حذف ہی کر دیا۔ اس طرح عربی کا مانوس انگریزی کا مین (MAN) بن گیا ہے۔ اور "مین" یعنی آدمی کی خاصیت ہاتھ ہیں۔ اس نسبت سے ہاتھ کے لئے MANO اور MAIN وغیرہ کلمات اپنا لئے گئے ہیں۔

"O" یورپ کی بہت سی زبانوں میں لاحقہ بطور علامت اسم یا مبتداء کے آتا ہے۔ اسے حذف کر دیا جائے تو صرف MAN باقی رہ جاتا ہے۔ پرتگال والوں نے مزید تخفیف سے کام لیا اور صرف MA رہ گیا ہے۔

تقریر بخاری شریف جلد اوّل (اردو)

افادات العلامۃ الشیخ محمد زکریا شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور۔ یو، پی

آب و تاب اور اعلیٰ کتابت و طباعت و تصحیح کے بعد پاکستان میں پہلی مرتبہ شائقین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اپنی فرمائش مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔ ہدیہ ۵/- روپیہ بذریعہ ڈاک ۶/- روپے۔

ناشر:- محمد یحییٰ مدنی، مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

ہماری مصنوعات

★ ڈی۔ ڈی۔ ٹی

★ ہائیڈرو کلورک ایسڈ

★ پیرا ڈائی کلورو بنزین

ملک کی مصنوعات کی سرپرستی کیجئے

منجانب:- ڈی۔ ڈی۔ ٹی فیکٹری نوشہرہ